نجات کا سچا طریقہ

میرے کرم فرما مولوی محمد شریف صاحب زید لطفہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اخبار نور افشان سے ایڈیٹر اخبار مذکور نمبر جلد ۱۳ مین یہ ظاہر کرتے ہین کہ مسلمان کوئے طریقہ نجات نہین بیان کرتے حالانکہ ہمارے یہان سے کتابین اس مضمون سے مالا مال ہین۔ مینے چاہا کہ مختصر طور سے نجات کے طریقہ کو بیان کرکے ان کی خواہش کو پورا کرون اور آپ سے اخبار صداقت آثار مین درج کراؤن لہذا مضمون ذیل مرسل ہے فقط۔ خاکسار محمد علی عفی عنہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا محمد مصطفی علیہ الصلواۃ والثنا کے طالبین حق پر واضح ہو کہ انسان کو سب سے پہلے یہ سوچنا ضرور ہے کہ ہمارا انجام کیا ہوگا اور کس طریقہ سے ہماری نجات ہوگی اور کیونکر عذاب آخرت سے رہائی پاکر ہمیشہ کے سرور مین داخل ہون گے اس کی تحقیق کے لئے ضرور ہے کہ ہم خدا کی کتابون کو نہایت غور و فکر اور سچائی سے دیکھین اور بلا تعصب و طرفداری جو امر اون سے ثابت ہو اسی پر یقین لائین۔ اسوقت جن کتابون مین خدا کا کلام ہے وہ توریت و انجیل و زبور اور دیگر صحیفے اور قرآن مجید ہین ان سب کے دیکھنے سے بخوبی روشن ہوتا ہے کہ مدار نجات خداوند رحیم کا فضل و کرم ہے جسپر اوسکا فضل ہوا اوس نے نجات پائی اور جو اس کے کرم سے محروم رہا وہ ہلاکت ابدی مین پڑا بعض جوابی بیبل یعنے کتب انبیا اور قرآن مجید سے لکھے جاتے ہین جن سے اس دعوی کا ثبوت بخوبی ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ کرین۔

ہولی بیبل	قرآن مجید
زبور ۱۳۰ درس ۳ و ۴ و ۷ مین ہے ای یاہ اگر تو گناہ کا حساب لے تو ای خداوند کون کھڑا رہیگا پر تیرے پاس تو مغفرت ہے۔ ای اسرائیل خداوند پر توکل کر کہ رحمت خدا کے پاس ہے اوس کے پاس کثرت سے مخلصی ہے اور افسیون کے باب ۲ درس ۵ و ۸ مین ہے ہم کو جو گناہون کے سبب مرے تھے مسیح کے ساتھ جلایا ہم فضل کے	سورۂ دخان مین اللہ تعالی پرہیزگارون کی تعریف کرکے فرماتا ہے ووقہم عذاب الجحیم فضلا من ربک بچالیا ہمن کو جہنم کے عذاب سے تیرے پروردگار کے فضل سے۔ اور سورۂ زمر کی آیت ۵۲ یہ ہے یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطو من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم۔ وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من

ہونا چاہیے کوئی وجہ اسکی نہین ہوسکتی کہ آدم کی ذریت مین داخل ہوکر گناہ سے بری رہین اور علاوہ آبائی گناہ کے حضرت مسیح کا ذاتی گناہ بھی انجیل سے ثابت ہوتے ہین مثلاً والدین کی تعظیم نہ کرنا چنانچہ یوحنا کے باب ۲ ورس ۴ سے ظاہر ہے حالانکہ تعظیم والدین ایسا تاکیدی اور عام حکم ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود لکھہ کر حضرت موسیٰ کو دیا تہا اور ہر ملت و مذہب والا اسے تسلیم کرتا ہے پھر جب حضرت مسیح گنہ گار ٹہرے تو بموجب آپ کے عقیدے کے کفارہ نہین ہوسکتے انہین وجوہ سے خود عیسائیون کے متعدد فرقے اس کفارہ کے قایل نہین ہین۔ مثلاً فرقہ مانکیہ اور روسطیہ اور مارسیہ اور والنطینہ ان عیسائی فرقون کا یہ اعتقاد تہا کہ اللہ مجسم یا ابن اللہ جو ازلی اور ابدی تہا مصلوب نہین ہوسکتا تہا اور نہین ہوا اور جس شخص کو سولی دی گئی وہ اور ہی شخص تہا عیسیٰ روح اللہ دشمنون کے ہاتہ سے بچکر جہان سے آیا تہا وہین چلا گیا (بوسائر کی تاریخ فرقہ مانکیہ جزو اول و دوم باب ۴ ملاحظہ ہو) الحاصل اس کفارے کے باطل ہونے مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین ہے جو کوئی منصفانہ طور سے ذرا بھی تامل کریگا وہ بے تامل اس عقیدہ کو سخت گمراہی جانیگا مین نے اس رسالہ مین مختصر طور سے اس کا بیان کیا ہے جن صاحب کو تفصیل منظور ہو وہ کتب ذیل ملاحظہ فرمائین (۱) ازالۃ الاوہام مطبوعہ ۱۲۶۹ ہجری صفحہ ۴۳۹ سے ۴۵۰ - (۲) استفسار جو ازالۃ الاوہام کے حاشیہ پر چھپی ہے صفحہ ۴۴۳ وغیرہ (۳) نوید جاوید مطبوعہ ۱۲۹۴ ہجری (۴) پیغام محمدی[1] صفحہ ۹۲ سے ۱۱۶ (۵) صیانت الانسان مطبوعہ لاہور ۱۲۸۹ ہجری (۶) دعوۃ الحق نمبر ۵ مطبوعہ ۱۲۹۵ ہجری - اور اگر یہ کتابین میسر نہ ہون تو طالب حق کے لئے اسی قدر کافی ہے جو مدرسین نے لکھدیا ہے اللہ توفیق عنایت کرے۔

ای طالبان نجات اخروی نجات کا سچا طریقہ اختیار کرو اور اوس شفیع سے دامن کو آکر پکڑو جسنے وفات سے وقت تک اپنی امت سے بخشش کی دعا کی اور جسنے اپنے تابعداروں سے

[1] یہ کتاب منشی صفدر علی صاحب عیسائی کے بیان نامہ کا نہایت عمدہ اور نادر جواب ہے ہر ایک مسئلہ پر نہایت محققانہ طور سے بحث کی ہے جس سے طالب حق کو کامل تسلی ہوسکتی ہے ہمین پوری امید ہے کہ اگر صفدر علی صاحب کو تعصب اور پاسداری سخن نہو گی اور انہین اسبات کا یقین کامل ہوگا کہ خدا کے روبرو ایکدن جاکر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے تو بالضرور اپنے کئے پر نادم ہونگے اور سچے دل سے توبہ کرین گے خدا ایسا ہی کرے آمین!
اس کتاب مین علم حدیث قرآن ہو لغہ باری تعالیٰ کا بھی جواب کافی طور سے دیا گیا ہے - ۱۲

بچ گئے کیونکہ تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے قتلی الن یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ اسی میرے
ہوا اور یہ تم سے نہین خدا کی بخشش ہے اور زبور بندو جنھون نے زیادتی کی ہے اپنی جانون
ورس ۳۸ مین ہے پودہ رحیم ہے اور وادس نے پر ناامید نہو خدا کی رحمت سے بیشک اللہ بخشتا
اوس کی بدکاریان بخشین اور اونھین ملاک نکیا ہے تمام گناہون کو کیونکہ وہی ہے بخشنے والا مہربان
گنتی باب ۱۴ ورس ۹ و ۲۰ مین ہے۔ اب تو اور رجوع ہو اپنے پروردگار کے طرف اور اس
اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخشدیجئے سے مطیع ہو پہلے اس سے کہ تمپر عذاب آوے پھر کون
جیسا تو مصر سے لیکے یہان تک اونھین بخشتا رہا ہے تمہاری مدد کو نہ آویگا۔ اس آیت سے صاف ظاہر
خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہے سے بخشا۔ ہے کہ نجات رحمت پر منحصر ہے اور ہر ایک بندے
میکہ باب ۷ ورس ۱۸ مین ہے تجھسا خدا کون ہے کے لئے رحمت کا دروازہ کھلا ہے مگر خدا کے فرز۔
جو بدکاری کو معاف کرے اور اپنی میراث کے باقی متوجہ ہونا اور اطاعت کرنا ہے۔
لوگون کے گناہون سے درگذرے وہ اپنا غصہ ہمیشہ اسی طرح سورہ کی آیات ۶۹ و ۷۰ و ۱۷۵ سے
تک نہین رکھہ چھوڑتا ہے کیونکہ وہ رحم کرنے سے بہت بہی ظاہر ہے۔
خوش ہے۔
الحاصل یہ امر تمام کتب مقدسہ سے بالیقین ثابت ہے کہ نجات خدا کے فضل پر ہے اب اگر کوئی یہ
دریافت کرے کہ خدا کا فضل کیسپر ہوگا تو اسکا جواب قرآن مجید اور کتب سابقہ بالاتفاق یہی دیتے
ہین کہ سچے ایماندار اور احکام خداوندی پر عمل کرنے والے خدا کی رحمت مین داخل ہونگے
سورہ حاشیہ کی آیت ۳۰ اور خروج کا باب ۲۰ ورس ۶ اور استثنا کا باب ۷ ورس ۹ ملاحظہ
کیجئے حضرت داؤد فرماتے ہین خداوند کی رحمت اونپر جو اوس سے ڈرتے ہین اور اس کے حکمون
کو یاد کرکے اوپر عمل کرتے ہین (زبور $\frac{۱۰۳}{۱۷ و ۱۸}$) جب مدار فضل ایمان اور فرمان برداری ٹہرے
تو ان کو موجب نجات کہنا نہایت صحیح ہوا اسی وجہ سے کثرت سے توریت و انجیل اور صحف انبیا
اور قرآن مجید مین ایمان اور عمل کو موجب نجات اور فلاح دارین قرار دیا ہے چند حوالے
نقل کرتا ہون۔ اول کتاب استثنا کے باب ۲۸ مین بار بار یہ ارشاد ہوا کہ اگر تو احکام
خداوندی پر دھیان کرکے عمل کرے اور اس کی راہون پر چلے تو خدا تعالیٰ تجھے سرفراز
کریگا اور برکتین بھیجیگا اور مقدس قوم بنائیگا اور اگر عمل نہ کریگا تو لعنتین پڑینگے غرض
کہ تمام باب اسی بیان مین ہے۔ دوم استثنا کے باب ۱۱ ورس ۲۶ و ۲۸ مین ہے۔ دیکھو مین

آج سے دن تمہارے آگے برکت اور لعنت رکھہ دیتا ہون برکت جبکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمون کو آج جو مین تمہین فرماتا ہون مانو اور لعنت جبکہ خداوند اپنے خدا کی فرمانبرداری نکرو۔ کتاب استثنا مین بہت مقام پر یہ مضمون مذکور ہے جسکا جی چاہے باب ۱۱ و ۲۸ و ۲۷ و ۳۰ و ۳۱ وغیرہ کو ملاحظہ کرے مین نے صرف دو مقام نقل کر دئے ہین سوم متی سے باب ۱۹ مین ہے (۱۶) دیکھو ایک نے آئے اوس سے کہا کہ ای نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن (۱۷) اوس نے اوسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر (۱۸) اوس نے اوسے کہا کونسے حکم یسوع نے اوسے کہا یہ کہ تو خون نہ کر جھوٹی گواہی ندے (۱۹) اپنے باپ اور اپنے مان کی عزت کر اور اپنے پڑوسی کو اپنا سا پیار کر عیسائیون کو اسی طرح مرقس سے باب ۱۰ و رس ۱۷ سے ۱۹ تک اور لوقا سے باب ۱۸ و رس ۱۸ سے ۲۰ تک یہی مضمون ہے دیکھئے حضرت مسیح نے حیات ابدی مین داخل ہونا اور ہمیشہ کی زندگی پانا اسی پر منحصر کیا کہ حکمون پر عمل کرے نہ تو یہ فرمایا کہ کفارہ پر ایمان لا اور نہ یہ ارشاد کیا کہ تو مجھے خدا کہہ بلکہ محض توحید کی تعلیم کی اور اپنے خالص بندہ ہونے کو اس صراحت سے بیان کیا کہ الوہیت کا شائبہ بھی باقی نرکھا اب ناظرین انصاف فرمائین کہ حضرت مسیح سے اس قول سے عیسائیون کی وہ انوکھی نجات کیسی رد ہوی جاتی ہے جو اونہون نے اپنے غلط فہمی سے قرار دے رکھی ہے ای بھائیو کہان بہکے جاتے ہو ذرا حضرت مسیح سے ان اقوال مین غور کرو اگر کفارہ کو نجات مین کچھ بھی دخل ہوتا تو اوس مقام پر حضرت مسیح ضرور ہی بیان کرتے کیونکہ وہ سائل خاص اوسی لئے سوال کرتا ہے جو باعث نجات ہے اور حضرت مسیح اوس کے جواب مین کفارہ کا ذکر بھی نہین کرتے۔ چہارم لوقا سے باب ۱۰ مین ہے (۲۵) ایک شریعت سکھانے والا اوٹھا اور یہ کہکر اوسکی آزمایش کی کہ ای اوستاد مین کیا کرون کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون (۲۶) اوسنے اوسے کہا کہ شریعت مین کیا لکھا ہے تو کس طرح پڑہتا ہے (۲۷) اوس نے جواب مین کہا کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر اور جیسا اپنے ویسا ہی اپنے پڑوسی کو (۲۸) اوس نے اوسے کہا کہ تو نے ٹھیک جواب دیا یہی کر تو جیئے گا۔ دیکھئے یہان بھی حضرت مسیح نے کفارہ کا ذکر نہین کیا صرف محبت خدا اور شفقت ہمسایہ پر نجات کا مدار رکھا۔ پنجم۔ متی سے باب ۷ و رس ۱۲ مین حضرت مسیح نے کیا خوب اس مضمون کا تہوڑی لفظون مین خاتمہ کر دیا اور فرمایا نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین داخل

ہوگا مگر وہی جو میری باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے الحاصل توریت و انجیل مین کثرت سے
یہ امر مذکور ہے کہ ایمان و عمل پر نجات موقوف ہے اور اسی سے مطابق قرآن مجید مین بھی جا بجا
آیا ہے چنانچہ سورہ بنی اسرائیل سے آخر مین ارشاد خداوندی اس طرح ہے - ان الذین اٰمنوا وعملوا
الصالحات کانت لہم جنت الفردوس نزلا خالدین فیہا - بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے
ان کے لئے مہمانی جنت الفردوس ہے ہمیشہ اوس مین رہا کرین گے یہان یہ خیال کرنا بجا ہے کہ
جب ایمان اور عمل پر نجات موقوف ہوی تو فضل کی حاجت نرہی بلکہ ایمان و عمل کو باعث نجات
کہنے کی یہی وجہ ہے کہ یہ فضل کا سبب ہین جو حقیقت مین باعث نجات ہے علاوہ اس سے ایمان
لانا اور نیک کام کرنا بھی خدا کا فضل ہے بغیر اوس کے فضل کے انسان کا دل اسطرف رجوع ہی نہین
ہو سکتا پھر اس کے فضل سے استغنا کہان ہوی غرضکہ اسطرح بھی نجات کا مدار فضل ہی پر رہا -
اب اگر ایمان لانے کے بعد اوس نے نیک کام مین پوری کوشش نہین کی اور خداوند کریم
کے حضور مین قصوروار اور گنہگار ٹہرا تو اس ارحم الراحمین نے اسکے لئے دلی کفارہ معین کیا ہے
جسکو عرف مین توبہ کہتے ہین یعنے دل سے نادم ہوکر اپنے خالق منعم کے طرف رجوع کرے اور گڑگڑا کر
اوس سے بخشش مانگے اوسوقت بیشک اوسکا دریاے رحمت جوش مین آئیگا اور وہ اپنے فضل
سے اوسے بخشدیگا کیونکہ وہ غفور اور رحیم و کریم ہے قہر مین دھیما اور مہربانی مین برہ کر (نحمیا)
عہد عتیق و جدید اس مضمون سے بھرا ہے چنانچہ یشعیاہ کے باب ۵۵ درس ۷ مین ہے جو شریر و
فاسق اپنے اندیشون سے باز آوے اور خدا کے طرف پھرے سو وہ اوسپر رحم کریگا اور کثرت
سے عفو کریگا اور یرمیاہ کے باب ۳ درس ۱۲ و ۱۳ مین ہے خداوند فرماتا ہے کہ ای برگشتہ
اسرائیل پھر آؤ مین اپنے کو پھر نہ گہرکو نگا کیونکہ خداوند فرماتا ہے مین رحیم ہون مین سدا تک اپنا
غصہ نہ رکھہ چھورون گا صرف اپنی بدکاری کا اقرار کر - اور دوم تواریخ کے باب ۷ درس
۱۴ مین ہے کہ اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہائے جاتے ہین اپنے تئین عاجز کرین اور دعا مانگین
اور میرا مونہہ ڈہونڈہین اور اپنی بری راہون سے پھرین تو مین آسمان پر سنونگا اور
ان کی خطائین بخشونگا پادری جوزف اوبن زبور ۳۰ اکی شرحمین عمدہ بات لکہتے ہین کہ
وہ یہ کہ خدا اپنے لوگون پر اس سبب سے مہربانی نہین کرتا کہ وہ بے عیب اور بے گناہ اور اسکی
مہربانی سے مستحق ہین کیونکہ وہ گنہگار اور اوس کے محتاج ہین وہ حلم اور صبر سے اوسپر رحم
فرماکر ان کی گناہون کو معاف کرے - اعمال کے باب ۳ درس ۹ مین ہے پس توبہ کرو اور متوجہ ہو

منشور محمدی

منشور رسولان محتاج بخاتم - باخاتم ومهر آمده منشور محمد - توریت بلا توریه انجیل بتحیل - گویان صفت وسیرت پیمبر محمد

نمبر ۳۶ | مطبوعه ۲۵ ذی الحجه ۱۳۰۳ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۸۸۶ع | جلد ۱۵

اشتہار یہہ اخبار عشرہ وار مضامین تردید مذہب عیسوی جو تیاہی قیمت سالانہ بجساب ۱۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

بقیہ اثبات نبوت آنحضرت من خلیل الرحمان

اور خیال ہی کہ حسب تصریح مجیب مسیح نکرہ ہے معرفہ نہین کہ مسیح کو مسیح کہنا درست ہو لہذا یہہ تاویل محض باطل ہی رہا یہہ امر کہ مسیح اور موسی مین نسبت مماثلت ہے سراسر خلاف دلیل ہے کہ اگر مسیح مانند موسی ہے تو فرمائے کہ حسب عقیدہ شما مسیح ابن اللہ اور خدا مجسم اور ایک جزو تثلیث اور بگناہ ہے اور موسی مین بمجملہ اور صاف اربعہ ایک بھی نہین بلکہ خلاف اسکے موسی کو آج تک کسی نے ابن اللہ اور خدا مجسم یا جزو تثلیث یا بگناہ نہین کہا - اگر مسیح مثل موسی ہے تو اقرار کیجئے کہ جیسا کہ نامہ قرنتی دوم ۳-۱۳ مین ہے (اور ہم موسی کیطرح عمل نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل اس اٹھ جانے والی کی غایت تک بخوبی نہ دیکھین)

یہہ قول پولوس ہے جس سے ظاہر کہ تجمل موسے ناقص ہے - اگر مسیح مثل موسے ہی تو اسکا عمل بھی ناقص ہے اب عیسائی مسیح کو ایسا سمجھین جیسا پولوس نے موسی کو سمجھا - اور واضح رہے کہ بعد موسی موسی کے خلیفہ یشوع جانشین خلافت ہوے مسیح کے کس خلیفہ نے بعد مسیح خلافت کی - بلکہ برخلاف اسکے وقت گرفتاری مسیح کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے متی ۲۶-۵۶ - اور ایک مکان مین یہودیون کے ڈر سے بند رہے یوحنا ۲۰ - ۱۹ جانشینی کیسی -

اور ہمارے حضرت کی وفات کے بعد انکے خلفا ایک کے بعد ایک جانشین خلافت ہوے لہذا آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیت مانند موسی ہین نہ مسیح -

جواب عیسائی - توریت مین ہے کہ مسیح روح قدس کے تیل سے ممسوح ہوا ہے اسواسطے ہم مسیح کہتے ہین اور جو صفتین کہ آپ نے مسیح کی بیان کین اور

کہا کہ یہہ سوے مین نہین ہین اسواسطے مسیح مثل موسے
نہین اسکے درجواب اول تو وہ صفتین روحانی
ہین جسمانی نہین کیونکہ مسیح مین دو صفت ہین ایک
ربوبیت یعنی روحانی اور دوسری انسانیت یعنے
جسمانی دوم یہہ ضرور نہین کہ مشبہ اور مشبہ برابر
اور مانند ایک دوسرے کے ہون جیسا کہ کسی
شاعر نے کہا ہے ؎ کو دا کوئی گہر مین ترے
یہہ ہم سے نہوگا - جو کام ہوا ہمسے وہ رستم سے
نہوگا - یا جیسے بعض شعرا معشوق کے چہرہ کو
ماتہہ قمر اور قد کو ماتہہ سرو کے تشبیہ دیتے
ہین حالانکہ نہ چہرہ مانند قمر ہوتا ہے اور نہ قد مانند
سرو کے - یہہ جملہ زبان پر تہا کہ پولیس کے سارجن
نے سوکانسٹبل اور عیسائیون کے آنکر ہمارے
مجیب کو بعلت سرقہ گرفتار کیا جلسہ مناظرہ درہم برہم
ہوگیا اوسوقت مجیب نے اشتہار دیا کہ اگر مجھکو اس
مقدمہ سے رہائی ہوگی تو بروز جمعہ اسی مقام سے
بحث شروع کرونگا **کیفیت مقدمہ**
واضح ہو کہ پادری واکر لیوس صاحب نے پولیس
مین بنام ملزم یہہ دعوی پیش کیا کہ مشن سے ایک
گدہ جو پلنگ پر بچھاتے ہین قیمتی ایکروپیہ چودہ آنہ
کا بلا اجازت ملزم چورا لایا ہے - مختصر ایہہ ہے کہ
مقدمہ پولیس مین روبرو ے حکام پیش ہوا مدعا علیہ
نے اپنے جواب مین لکہایا کہ تو شک بلاشک مین لایا
ہون چورا کر نہین لایا بلکہ وقت آنے اسطرف کے
غلام مسیح عیسائی کو ایک چٹی اس مضمون کی لکہکر نام
پادریصاحب مذکور دے آیا ہون کہ مجھسے
منشی عنایت اللہ عرف خر عیسے اور نصیر الدین
عیسائی نے جسوقت کہ مین داخل مشن ہوا تہا وعدہ
کیا تہا کہ ہم پادریصاحب سے تمکو پچاس روپیہ نقد
اور ایک شٹن دلوا وینگے چونکہ آج تک انتظار
کیا اور اب مجھکو ایفاے وعدہ باقی نہین رہی
اس غرض سے مین جاتا ہون کسی دوسرے مشن
مین جارہونگا - اور کیفیت چٹی یہہ ہے کہ بعد
گرفتاری پولیس سارجن نے غلام مسیح سے
لیکر اپنی حراست مین کرلی تہی - جسوقت کہ محرر
نے بعد بیان مدعا علیہ سارجن سے چٹی طلب
کی سارجن بوجہہ بدنامی مشن و پادریصاحب
کے بیان کیا کہ چٹی تلف ہوگئی - مجسٹریت نے
سارجن پر ناراض ہوکر مقدمہ کو باطل سمجھکر خارج
کیا اور مدعا علیہ کو رہا - یہہ قدرت خدا ہے
کہ مجسٹریت یوروپین تہا اوسنے پادریصاحب
کا کچہہ بھی خیال نہ کیا عدل اوسکا نام ہے کہ
مطلق پاس قوم نہ کیا - کیا عمدہ لکہا ہے شیکسپیر
کلکتہ کی ہنسائی ہوی -

جلسۂ دوم

بروز جمعہ واقع ۱۳ اگست مجیب حسب وعدہ
تشریف لاے راقم نے کہا کہ جواب سابقہ
کافی ہے یا اور کچہہ بیان کیجیگا - جواب
عیسائی آپکے ذمہ جواب دینا باقی ہے -
جواب راقم یہہ قول آپ کا کہ توریت
مین لکہا ہے کہ مسیح روح قدس کے تیل سے

مسموح ہوا سراسر غلط ہے توریت کے کسی مقام سے
ثابت نہین کہ مسیح روح قدس کے تیل سے مسموح ہوا
واضح ہو کہ توریت مین چند مسیحیون کا ذکر ہے کسی
مسیح کی نسبت نہین لکھا کہ یہہ روح القدس کے تیل
سے ممسوح ہوا دیکھو سموئیل اول کا ۲۴ - ۱۰ و ۱۱ مین
ساول کو - سموئیل دویم ۲۳ - ۱ مین داود کو سلاطین
رول ۱۹ - ۱۵ و ۱۶ مین حزائیل و الیشاع بن
ساقط دیا ہو کو - سلاطین دوم ۱۱ - ۱۲ مین یواخذ کو
یسعیاہ ۴۵ - ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس
کو مسیح لکھا ہے کسی کی نسبت یہہ نہین لکھا کہ روح
قدس کے تیل سے ممسوح ہوا - اور مسیح کیواسطے
کوہی لفظ تخصیص کا عہد عتیق مین نہین ہے
جس سے ثابت ہو کہ یہہ مسیح ابن مریم ہے علاوہ
ازین توریت مین بموجب تفسیر ہارون جلد ۳
کے ذکر دنیاوی باتون کا تہا اسکے صہ ۱۸۲
مین ہے (کہ آئین موسوی مین ذکر دنیا کے
باتون کا تھا اور انجیل مین آسمانی باتون کا اور
نیز توریت مین صرف جان کی زندگی کے طریقے
بیان ہوے اور عزت اور عظمت دنیا کا ذکر
تھا اور کوئی تسلی بخش خبر قیامت کے لئے تھی
حالانکہ عہد جدید مین روحانی باتین ہین اسلئے
وہ لایق منسوخ ہونے کے تھا) تفسیر اسکاٹ
جلد اول صہ ۴۸ مین ہے (کہ شریعت رسمی مسیح
مین پوری ہوکر زایل ہوی) فرمائیے کس دلیل
سے مانا جاے کہ مسیح روح قدس کے تیل سے
مسموح ہوا وہ تو شریعت رسمی دنیاوی یعنے جسمانی
تھی نہ کہ اخلاقی یعنے روحانی جیسا کہ مضمون تفاسیر
سے ثابت ہے لہذا تاویل مجیب پوچ و لچر ہے -
اور جن صفتون کو صفات روحانی قرار دیا وہ بھی
روحانی نہین کیونکہ جس حال مین کہ عہد عتیق مملو
شریعت اخلاقی نہین بلکہ شریعت رسمی ہے جسکو
عیسائی جسمانی کہتے ہین تو یہہ کل صفتین توریت
مین موجود ہین دیکھو ۲ متا ۱۳ - ۹ مین اسرائیل
اور افرائیم کو خدا نے بیٹا کہا ہے اور زبور ۲ -
۷ مین قول داود ہے کہ خدا نے میرے حق مین
فرمایا تو میرا بیٹا ہے اور بائبل مطبوعہ کلکتہ ۱۸۴۲ء
مین قول خدا نسبت داود کے ہے کہ مین نے تجھکو
آج جنا اور کتاب خروج ۴ - ۱۶ مین موسی کو خدا
لکھا ہے - اور ملک صدق جسکا ذکر نامہ عبرانی
۷ - ۳ مین ہے (یہہ بھی بابے بابے نسب نامہ
جس کے نہ دنونکا شروع ہے نہ زندگی کا آخر مگر خدا
کے بیٹے کے مشابہ ٹہر کے ہمیشہ کاہن رہتا ہے یہہ وہ
ملک صدق ہے جسکو ابراہیم نے دسوان حصہ دیا
پیدایش ۱۴ - ۲۰ و رس اگر بلا باپ پیدا ہونا دلیل
جزو تثلیث و نسبت روحانی ہے تو ملک صدق کو
جو بے باپ اور بے ما پیدا ہوا بلکہ حسب مضمون انجیل
جسکے ابتدا اور انتہا بھی نہین اور بادشاہ راستی ہے
اوسکو آپ پورا خدا اور مثل مسیح راستباز اور بیگناہ
سمجھین اور اس قول کو بھول جاوے کہ سچائی
یسوع مسیح سے پہونچی انجیل یوحنا ۱ - ۱۷ ثابت ہوا

کہ یہہ قول مجیب بسبب روحانی ہونے کی باطل ہے
مین کہتا ہون کہ استثنا ۳۴-۱۰ مین ہے (بنی
اسرائیل مین کوئی نبی مانند موسی کے نہین ہوا) بلکہ تا
زمانہ مسیح حسب دعوی عیسائیان اور جو عیسائی کہ
مسیح کو مصداق استثنا ۱۸- آپکا جانتے ہین وہ
خطا پر ہین کیونکہ عام وعدہ ہے کہ نسل نطفہ پدری
سے منسوب ہونی ہے دلیل یہہ کہ جو یعقوب کے
نطفہ سے پیدا ہوے وہ بنی اسرائیل کہلاے
علی ہذا جو جسکے نطفہ سے پیدا ہوا اسکی نسل کہلایا
۔ اور مسیح حسب عقیدہ نصاری روح القدس سے
پیدا ہوا لہذا بنی اسرائیل کہنا خطا ہے بلکہ نبی روح
القدس یا نبی اللہ کہنا چاہئے یہہ کہ بنی اسرائیل حسب
کہ یہہ امر ثابت ہوگیا کہ بنی اسرائیل مین کوئی بھی
مانند موسی کے نہین ہوا تو بعد موسے کے ایک
نبی کا مثل موسی ہونا ضرور ہے اور قول موسے
جو اعمال ۳-۲۲ مین ہے (تمہارے بھائیون مین
سے تمہارے لئے ایک نبی مانند میرے اٹھاویگا)
یہہ بیان کرتا ہے کہ کل فرقہ بنی اسرائیل کے اسوقت
موجود تھے جنکے طرف بصیغہ جمع حاضر اور بھائیون
کو جو موجود نتھے بصیغہ غایب خطاب کیا اگر وہ نبی
اسرائیل مین سے ہوتا تو اسقدر کہنا کافی تھا کہ ہم مین
سے ایک نبی مانند میرے اوٹھاویگا اور کتاب
پیدائش سے ثابت ہے کہ بنی اسمعیل بنی اسرائیل
کے بھائی ہین لہذا وہ نبی بنی اسمعیل سے انکے لئے
اٹھایا گیا کیونکہ نسبت بنی اسمعیل کے یسعیاہ ۲۱ ۲

باب مطبوعہ کلکتہ ۱۸۱۱ء عربیہ مین یہہ الفاظ
موجود ہین النبوة فی العرب وہی قیدار
اور قیدار فرزند ثانی اسمعیل کے ہین جنکی نسل سے
بنی ہاشم جد امجد آنحضرت علیہ الصلوة والتحیت
کے ہین جو مجمع صفات موسوی موصوف ہین
جنکی نسبت انجیل یوحنا مین لفظ وہ نبی تحریر ہے
اگر مجیب کو شک ہو تو اس نبی کا نام بتلائے
ورنہ آنحضرت علیہ الصلوة والتحیت کو وہ نبی
جان کر تائب ہو **جواب** عیسائی جناب
مولوی صاحب آپ ہی بائبل سے نام بتلائے
جواب راقم جس لفظ کا ترجمہ انجیل عربی
مین فارقلیط ہی بسبب اسکے گادفری ہکنس کی
کتاب کے صفحہ ۱۷۵ مین تحریر ہے کہ یہہ لفظ سریانی
یا خالدیہ یا عربی ہے اسکے معنے بشپ مارش
نے لکھا ہے کہ تشفی دہندہ کے ہین بلکہ محمود
یا ممتاز کے جو عربی مین لفظ محمد کے ہین کیونکہ
لفظ فارقلیط ترجمہ پیری کلیوطاس کا ہے
اور سترائو ویل مترجم قرآن سورہ صف کے
حاشیہ پر لکھتا ہے کہ پیری کلیوطاس کے
معنے وصی ہین جو احمد کے ہین اور بائبل عربی
مطبوعہ کلکتہ ۱۸۱۱ء کتاب یسعیاہ ۴۲ باب
مین ہے سبحوا للہ تسبیحا جدیدا و
ریاسته تمجد واسمه یتمجد اور کتاب
یسعیاہ جو زبان ارمنی مین جنسنس اوسکان نے
ترجمہ کی جسکا حوالہ فاضل حیدر علی صاحب مصنف

سیف المسلمین نے اپنی کتاب کے ص ۶۳ و ۶۴
مین لکھا ہے جسکا حوالہ جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اظہار الحق مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۹۴ ہجری جلد دوم
ص ۲۰۶ و ۲۰۷ مین باین عبارت تحریر فرمایا ہے
ان الفسیس اوسکان الارمنی ترجم کتاب
اشعیا باللسان الارمنی فی سنۃ الفوستمائۃ
وستین سنۃ وطبعت ھذہ الترجمۃ فی سنۃ
الف وسبعمائۃ وثلاث وثلاثین فی مطبع انتونی
بورتولی وفی ھذہ الترجمۃ فی الباب الثانی والاربعین
ھذہ الفقرۃ سبحوا اللہ تسبیحا جدیدا لاواثر
سلطنۃ علی ظھرہ واسمہ احمد انتھت وھذہ
الترجمۃ موجودۃ عند الارامنۃ فانظروا فیھا باقی منہ

معاملات سرحدی

کلکتہ کے ایک ہمعصر کے پاس حال مین ایک
تار آیا ہے کہ جو مظہر ہے کہ امیر کابل سرحدی
کمیشن کی محافظت کے ذمہ دار نہون گے جس
جس سے دریافت ہوسکتا ہے کہ افغانستان
مین اب کیسی ہوا چل رہی ہے ابھی گو کہ
انگلستان کو سرحدی جھگڑون مین پیر
ڈالنے کا نتیجہ اچھی طرح سے نہین معلوم ہے
لیکن اوسکو بہت جلد معلوم ہوگا۔ اراضی متنازعہ
۹ ہزار میل سرحد پر تھی کہ جسمین سے ساٹھ
ہزار روسیون کو مل گئی اور باقی افغانون
کو۔ اسکے بعد اب کیا انگریزی گورنمنٹ کی
وقعت ان جاہل سرحدی افغانون کے دلون

ملین ہوگی کہ جو کچھ عرصہ قبل اسی کے خون کے
پیاسے تھے امیر بخارا کے دعوون خواجہ سالار
اور خام آپکا کیا نتیجہ ہوگا۔
گو یہ ظاہر ہے کہ بخارا کوئی شئے نہین ہے
لیکن وہ جس کے ہاتھ مین ہے وہ زبردست
ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مقام افغانون
کے قبضے مین دو پشت سے چلا آتا ہے تو ضرور
کہ افغان اس اپنے مقبوضہ کی حفاظت کرین گے
کہ جو ضرور اپنی جگہہ پر سے روسی طاقت کے
زور سے ہٹا دئے جاوین گے اور اگر ایک
مقام بھی اور زیادہ روسیون کے قبضے
مین آیا تو اون کے پنجے سے نکالنا بہت
دشوار ہے جب تک کہ ہم لوگ افغانون کی
مدد کے واسطے فوج بھیجین گے کہ جسمین کم سے
کم ۴۵ روز صرف ہون گے ایک ہفتے مین
جم غفیر روسیون کا جمع ہوجاویگا۔ ان کار
روائیون کے بعد کیا انگلستان کی وسط
ایشیا مین عزت شان وشوکت رہجاویگی
کہ جس پر بدقسمتی سے ہزارون لوگ کٹ گئے
اور کرورون روپیہ پچھلی چہارم صدی مین
صرف ہوگیا۔ ہمارا روپیہ صرف کیا گیا۔ تکالیف
برداشت کی گئین لیکن آخر مین یہی نتیجہ ہوا
کہ جن لوگون کی اعانت اور مدد کیواسطے ہم
دعوے کرتے تھے اونہین کو ہماری طاقت
مین اعتبار نہین یہ سب باتین اس جلدی سے

ہوئین کہ جس سے گورنمنٹ ہند معاملات خارجیہ
چلاتی ہے اگر انگلستان بجاے خود آگے
بڑہکر اس خواہش کرنے کے کہ سرحد پر لڑائی
ہو یہ کرنا کہ اپنی سرحد کو خوب مضبوط کرکے
اپنی جگہہ پر ہشیار رہتا موقع کا انتظار کرتا نہ تو اسکو
آج طاقت وار مضبوط وسط ایشیا کی قومون
کے روبرو بعزت ہونا نہ پڑتا اور نہ بعزتی
سے افغانستان کے جنگلون مین اس قدر
روپیہ برباد کرنا پڑتا۔
انگلستان کے واسطے یہہ بالکل غیر ممکن ہے
کہ وہ روسیون سے ہرات مین جاکر لڑے اور
اوسیطرح سے روس کو یہہ مشکل ہے کہ سرحد
پر یہان آکر لڑے اوسوقت تک کہ جنگ
خود انگلستان لڑنے کے واسطے کوشش
نکرے کہ جو کوشش وسعی اوسکے افسر ایک
مدت سے کر رہے افغان اپنی جگہہ پر بخوبی
سمجھے ہوے ہین کہ وہ کہان تک انگلستان
سے مدد کی امید کرسکتے ہین یہ لوگ واقف
ہین کہ پنجدیہ کے مقابلے مین ۵ سو افغانون
کے کٹ جانے پر بھی یہ بالکل علیحدہ کہڑے
رہے بلکہ جسقدر انگریزی افسر سرحد پر تھی
اونہون نے روسی ڈیرے مین جگہہ لی۔
جنگ روس و ترکی مین انگلستان کے
وعدون کو تمام مسلمانون نے آبادی دیکہہ
لیا ہے۔ اب ان سب باتون کیبعد ہم

نہین سمجھتے ہین کہ کیونکر ہماری گورنمنٹ
سوائے اپنے کو زیادہ ہٹانے کی امید
کرسکتی کہ وہ روسیون کو اونکی پیش قدمی
سے روک لیگی۔ ہم کو علیحدہ ہوکر افغانون
کو اجازت دینا چاہیے کہ وہ اپنے معاملات
آپ دیکہین ہمکو اپنا خود کام دیکہنا چاہیے
ہماری قدرتی سرحد ایسی ہے کہ ہم بلا شور
آرام سے بیٹھ سکتے ہین۔ گورنمنٹ بجاے
اسکے کہ رعایا کی تشویشات دور کرے الٹے
اوسکی تشویشات اپنی ایسی کارروائی سے
بڑہا رہی ہے۔ یہہ غیر ممکن ہے کہ روس
کئی ہزار فوج ہماری سرحد پر اپنی موجودہ
کیفیت خزانہ کے باعث لاسکے۔ یہہ بالکل
کیا لڑکپن کا خیال نہین ہے کہ وہ اپنی دیوالیہ
پنے کی حالت مین اون دشوار گذار راستون
سے ہندوستان پر حملہ آور ہوگا کہ جن مین
انگلستان ایسی دولتمند فوج نے فیاضی
سے گو وہ دوسرے کی کمائی پر سہی
ہندوستان کی پچاس سال کی آمدنی کا
ایک بہت بڑا حصہ صرف کردیا ہے اور پہر
کچہہ نہین۔ - - - - - - - - - -

چند مقامات کا قبضہ یا بعالی و سر کا انگریزی حجت

ممالک محروسۂ سرکار روم کے ایشیائی
مقبوضات مین چند چھوٹے چھوٹے مقامات

مین پشاور کے اور سرحد افغانستان کے چند اضلاع کے باشندگون سے ابتدا مین آباد کیے گئے سرکار انگریزی کا یہہ ارادہ ہے کہ ان مقامات کو اپنی حراست ونگرانی مین رکھے اسوجہ سے کہ پشاور اور اضلاع مسطور کے لوگ جو ان مقامات کو آباد کیے اور وہان بود وباش اختیار کیے اپنے رعایا سمجھتے تھے مگر اسبار یمین باب عالی کی یہہ حجت ہے کہ جس زمانہ مین ان آبادیون کے لوگ پہلے پہل اپنا وطن چھوڑ کر آئے اسوقت کشمیر اور دوسرے اضلاع پر سرکار انگریزی کا قبضہ نہین ہوا تہا اس لئے وے لوگ سرکار انگریزی کے زمرہ مین داخل نہین ہوسکتے ہین یقین ہے کہ اس مقدمہ کے باب مین سرکار مسطور اور باب عالی کے فیما بین بڑی بحث ہوگی۔

اہل اسلام بلغاریہ وسلطان روم

ملک بلغاریہ کے تمام اہل اسلام نے باب عالی کو یہہ اطلاع دی ہے کہ اپنا ارادہ بلغاریہ کو چھوڑ کر ملک ترکی کو آنے کا ہے اسبارہ مین باب عالی کا یہہ ارادہ ہے کہ اہل اسلام مسطور تو اس کام مین کمک دیوین لیکن ان بیچارون کے احتیاجات کی سردست سررہی کیے جانا امر دشوار ہے بہرحال اگر بلغاریہ کے لوگ جلا وطن ہووین اور اصل ترکی کو جاوین تو قرب وجوار کے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی جو راست مسلمان حکام کے ماتحت مین اصل ترکی کو چلا جانیکا خیال کرین گے۔

یم ڈی لیناف روسی سفیر متعینہ قسطنطنیہ کے ایک مراسلے سے واضح ہوا کہ سرحد روس پر ترکی کردتاخت وتاراج کیے سو مقدمہ کے باب مین منجانب سفیر صدر باب عالی کو اطلاع دی گئی اور یہہ اصرار کیا گیا کہ باب عالی اسکا تدارک کرے سعید پاشا نے اسکو یہہ معلوم کرایا کہ اشرار مسطور کی سرکوبی کرنے اور آیندہ سرحد روس پر قبیلہ کرد کے لوگ یورش نہ کیے سرحد کا بندوبست کرنیکے باب مین حاکم ارض روم کو احکام روانہ کیے گئے ہین۔

ٹرکی

سلطنت ٹرکی مین سرگرمی کے ساتھ جنگی تیاری ہورہی ہے فوج ردیف کے جتنے سپاہی سلونیکا مین متعین تھے ان کو گھر جانے کی رخصت دی گئی ہے مگر اضلاع وان اور ٹرنیزند اور شام کے دوسرے اضلاع کے ردیف سپاہی طلب کیے گئے ہین۔

مقدونیہ مین بھی ایک بڑی فوج مرتب کیجاویگی جسمین باشندگان البانیہ داخل کیے جاوین گے پہلے یہ دستور تہا کہ جو کوئی شخص فوج مین داخل ہونے نہین چاہتا وہ اپنے طرف سے دوسرے کسیکو بھیجدیتا تہا اور اسکا خرچہ آپ دیتا تہا ایک شاہی فرمان نے اس دستور کو موقوف

کر دیا ہے اب تمام مسلمانون کو جنمین وہ مسلمان بھی شریک ہین کہ دوسرے ملک سے یہان آکر بسے ہین فوج مین داخل ہونا پڑیگا۔

جلاء وطن شاہ تھیبا

جلاء وطن شاہ تھیبا سے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک میمورئیل بھیجا ہے کہ اسی رتن گڈھی سے کسی اور مقام مین منتقل کیا جائے چونکہ وہ مقام اسکے پسند نہین اور نیز وہان سانپ اور بچھو بکثرت ہین اسلئے وہ وہان رہنا نہین چاہتا وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اسے پھر تخت پر بحال کیا جائے اور جب یہ پیش کرتا ہے کہ جب اسے منڈالے سے ہندوستان مین لائے تھے تو یہ کہا گیا تھا کہ وہ وائسرائے کو ملنے جاتا ہے اور تین ماہ مین پھر واپس بھیجا جائیگا۔ ہمنے کسی پچھلے پرچہ مین شاہ تھیبا کی مظلومی اور بے قصوری جتاکر نیز گورنمنٹ کا فائدہ سوچکر یہ تجویز پیش کی تھی کہ گورنمنٹ اوسے تخت نشین کرے۔ اور حکومت اپنے ہاتھ رکھے۔ یا جیسے اور ریاستون مین رزیڈنٹ مقرر ہین ویسے وہان بھی رزیڈنٹی قایم کرے۔ خواہ کوئی انتظام کی صورت ہو مگر یہ ضرور ہونا چاہئے کہ شاہ تھیبا کو تخت پر بٹھایا جائے۔ اور گورنمنٹ نے جو اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ تین ماہ کے بعد اسے واپس برما بھیجا جائیگا۔ پورا کرے۔ امپیریل پیپر۔ ۔

۹ ستمبر لنڈن۔ اخبار اسٹینڈرڈ بیان کرتا ہے کہ روس اس بات کی تائید کرتا ہے کہ شاہزادہ نکلوس آف مانٹی نیگرو بجاے شاہزادہ الگزنڈر کے بلگیریا کا شاہزادہ مقرر کیا جاوے۔

۱۰ منہ۔ لنڈن۔ بلگیریا کی نسبت سلطنتون کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔

کل شب کو ہوس آف کامنز مین مسٹر جیمس گرین انڈر سکرٹری صیغۂ خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ اُن کو یقین ہے کہ کوئی سلطنت جسنے عہد نامۂ برلن پر دستخط کئے تھے اس سے خلاف ورزی نکرے گی۔

۱۱ منہ۔ لنڈن۔ بلگیریا کی بیجنسی اون روسیون کو گرفتار کر رہی ہے جو ملک مین فساد پیدا کر رہے ہین۔

روسی بہت جلد کریمیا اور بسویلیا مین فوج جمع کر رہے ہین اور بہت سے جہاز بار برداری کے بحر اسود مین طیار ہین۔

سینٹ پیٹرسبرگ کے اخبار نویس شاہنشاہ روس کے اوس وعدے کی نسبت کہ وہ بلگیریا مین دست اندازی نکرین گے تاویل کر رہے ہین۔ اسٹریا کے اخبار نویس اور عوام الناس بد گمان ہوتے جاتے ہین۔ - - - - - - - -

خلاصۂ اخبار

در مطبع اخبار اسلامیہ بندگور باہتمام محمد شریف طبع شد

کہ تمہارے گناہ مٹائی جائین اور نہایت دلچسپی اور صحیح توبہ کے نسبت وہ بیان ہے کہ جو حضرت مسیح نے کئے
تمثیلون مین بیان کیا ہے اوس سے بالیقین ثابت ہوتا ہی کہ جو گنہ گار خدا کے طرف رجوع کرے اور
اپنے کئے پر نادم ہو اوسے خداوند کریم بیشک بخشدیگا اور اسپر نہایت مہربانی فرمائیگا (لوقا کا باب
۱۵ ملاحظہ ہو) جو مضمون کتب سابقہ سے بیان کیا گیا وہی قرآن مجید مین آیا ہے مثلاً سورۂ
آل عمران کی آیت ۱۳۵ و ۱۳۶ مین ہے جن لوگون کا یہ حال ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ
ہوجائے یا اپنے حق مین کچھ برائی کرین تو اللہ کو یاد کرین پھر اپنے گناہون کی بخشش مانگین (کیونکہ
اللہ سے سوا کوئی گناہ نہین بخش سکتا) اور دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہ کرین اونہین کے لئے بدلہ
ان کی پروردگار کی بخشش ہے اور باغ ہے جن کے نیچے نہرین بہتے ہین اوس مین وہ ہمیشہ رہینگے
اور سورۂ مائدہ کی آیت ۳۹ مین ہے گناہ کرنے کے بعد جو کوئی توبہ کرے اور نیک چلن ہوجائے
تو بیشک اللہ اوسکو معاف کرتا ہے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس کے علاوہ خدا کے
کلام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے مقبول بندے بھی گنہ گارون کی شفاعت کرین گے
اور خدا تعالیٰ ان کے اظہار منصب کے لئے ان کی شفاعت قبول فرمائیگا چنانچہ موسیٰ کی شفاعت
سے بنی اسرائیل کے گناہ بخشے گئے فرعون کے لوگون نے کئے مرتبہ قہر الٰہی ٹل گیا چنانچہ گنتی کے
باب ۱۴ درس ۱۹ و ۲۰ مین ہے اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخشدیجئے
جیسا کہ تو مصر سے لیکے یہان تک اونہین بخشتا رہا ہے خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہنے سے
بخشا اسی طرح خروج کے باب ۸ و ۹ و ۱۰ و ۳۲ سے حضرت موسیٰ کی شفاعت ثابت ہے اسیطرح
خدا کی اور مقبول بندے شفاعت کرائین گے مگر سب سے اول اور بڑے شفاعت کرانے والے
سردار انبیا حضرت محمد مصطفےٰ ہین جنکا ارشاد ہے شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت بڑے گنہ گارون
کے لئے ہے اور جس سے نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب (یعنے قیامت کے دن) تیرا پروردگار
تجھے اسقدر دیگا (یعنے تیری آرزؤن کو پورا کریگا) کہ تو راضی ہوجائیگا اس ارشاد کے بعد
حضرت نے اپنی امت سے یہ فرمایا کہ مین راضی نہ ہونگا جب تک میری تمام امت بہشت مین
نجائیگی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت انتقال کے وقت یہی اپنی امت کو نہ بھولے اور ان کے لئے
بخشش کی دعا مانگی۔ اور اللھم اغفر لامتی فرمایا یعنے اے میرے خدا بخش دے میری امت کو
اور حضرت مسیح نے (عیسائیون کے عقیدہ کے مطابق) جان دینے کے وقت سولی پر یہ کہا
کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا (متی باب ۲۷ درس ۴۶) اب

یہان سے دونون صاحبون کے مرتبہ مین فرق سمجھ لینا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ کون شفیع زبردست ہے اور کس کو اپنی امت کا زیادہ خیال ہے آیا وہ جو اپنے انتقال کے وقت خدا سے اپنی امت کی بخشش مانگے یا وہ جو اپنی جان سے لیئے فریاد کرے سچے دلدر سے لیئے انتہا ہی اشارہ کافی ہے زیادہ لکھنا فضول ہے الحاصل خدا سے سب رسول نجات کا یہی طریقہ بتاتے ہین کہ جو کوئی سچے دل سے ایمان لائے اور اس کے تمام انبیا اوس کے سب کتابون کو سچا اور برحق جانے اور اعمال صالحہ مین قصور نہ کرے بیشک اللہ اوسپر اپنا فضل کریگا اور عذاب آخرت سے اوسے نجات دیکر مراتب عالیہ عنایت فرمایگا اور اگر کسی قدر اس سے قصور ہوا مگر پھر وہ متنبہ ہوکر پچھتایا اور خداوند کریم کے حضور مین رویا اور توبہ کی اور اپنے کئے سے باز آیا اوس پر بھی وہ ارحم الراحمین اپنا فضل کریگا اور اس کے قصور کو معاف فرمایگا یا کسی مقبول بندے کی شفاعت قبول کرکے اوسے نجات دیگا اس کی تفصیل ترانۂ حجازی مین دیکھنا چاہیے -

یہان تک نجات کا سچا طریقہ بیان ہولیا اب عیسائیون کی نجات کے طریقہ پر بھی نظر کرنا چاہیے ہمارے عیسائی بھائیون نے تمام انبیا کے برخلاف ایک انوکھا طریقہ نجات کا نکالا ہے جس کو کسی طرح عقل باور نہین کرسکتی ہے اور نہ خدا کا کلام اوس کی تصدیق کرتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالی محض اپنی رحمت سے گنہ گار کو نہین بخشیگا کیونکہ اوسکی قدوسیت اور عدالت کے خلاف ہے مقتضاے عدل یہ ہے کہ گنہ گار بغیر بدلہ کے نہ چھوڑا جائے اور عذاب ابدی مین گرفتار رہے اس لیئے ضرور ہے کہ انسان کے گناہون کا کوئی کفارہ ہو اور وہ کفارہ آدم زاد کی قسم سے نہین ہوسکتا کیونکہ سب آدمی گنہ گار ہین اور گنہ گار گنہ گار کو نہین چھوڑا سکتا لہذا خدا کا مقدس بیٹا یعنے مسیح علیہ السلام مجسم ہوکر انسان کی نجات کے لیئے اس جہان مین آیا اور اوس نے سب کے گناہ اپنے جان پر اوٹھائے اور گنہ گارون مین شمار ہوکے سولی پائے اور تین دن جہنم مین رہ کر سب کے بدلے گناہون کی سزا آپ بھگتے" اور سب گنہ گارون کو عذاب

سنہ یہ رسالہ پادری عماد الدین کے سوالون کے جواب مین مطبع کوہ نور ۱۸۷۶ء مین مرزا سلطان احمد صاحب رئیس قادیان کے فرمایش سے پنجاب مین اکثر شایع ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ نور افشان کی خلاف گوئی پر افسوس ہے کہ لکھتے ہین کہ مسلمان کوئی طریقہ نجات کا بیان نہین کرتے - ۱۲

بندی سے نجات بخشے - اب مین ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ قطع نظر بیان سابق کے (جس سے
بخوبی ثابت ہو لیا کہ نجات خدا کے فضل پر ہے کفارہ پر نہین ہے) ذرا آپ انصاف سے اس طریقہ نجات
مین غور کیجئے بھلا فرمائے تو سہی کہ اگر کوئی غلام اپنے مالک کا قصور کرے اور پھر وہ نادم ہو کر
معافی مانگے اور مالک اوس کے گناہ کو معاف کر دے تو کوئی عاقل اس فعل کو خلاف عدل بتا کر
اوسے ظالم ٹھہرائیگا ہرگز نہین بلکہ ہر شخص اوسکی مدح کریگا اور کریم النفس اور رحیم کہیگا پھر اوس
ارحم الراحمین سے معاف کرنے کو کیونکر خلاف عدل کہا جاتا ہے اس کے علاوہ اوس خداوند کریم کی
صفت غفور بھی ہے اب اگر وہ گنہگار کو بغیر سزا دئے یا بدلہ لئے چھوڑ ہی نہین سکتا تو کیونکر اوسے
غفور یعنے بخشنے والا کہہ سکتے ہین سب جانتے ہین کہ بخشدینے کے یہی معنے ہین کہ بغیر سزا دئے اور بدلہ
لئے چھوڑ دے جب اوس نے بغیر سزا یا بدلے کے چھوڑا تو ہرگز وہ بخشنے والا نہین ہو سکتا الغرض
اس کفارہ کے وجہ سے خدا تعالی کی ایک صفت کمال باطل ہوی جاتی ہے اب فرمائے کہ جس امر سے خدا
کی صفت مین بٹہ لگے وہ کیونکر خدا کے طرف سے ہو سکتا ہے ذرا غور کیجئے اور آپ کا یہ خیال محض
غلط ہے کہ گنہگار کو چھوڑ دینا عدل کے منافی ہے اس لئے وہ چھوڑ نہین سکتا کیونکہ اوس ذات
جامع الکمالات مین اوصاف متضادہ مجتمع ہین ہر ایک کا ظہور اپنے موقع پر ہوتا ہے ایک صفت کا
ظہور دوسری صفت کو میٹ نہین سکتا مثلاً وہ ذات پاک غفور بھی ہے اور عادل بھی ہے
عدل کے ظہور سے بہت سے موقع ہین اپنے بندون کی اجرت کو پورا پورا دینا اور بندون سے
حقوق کو برابر لحاظ رکھنا ظالم سے مظلوم کو حق دلوانا بہ سبب عدل کے ظاہر ہونے کے موقع ہین
اور اپنے گنہگار کو سزا دینا بھی اوسکا ایک محل ہے مگر پہلے موقعون پر عدل کا ظاہر ہونا کسی صفت
کے منافی نہین ہے اس لئے ان موقعون پر اوسکا ظہور رہنا چاہیے اور اخیر محل ایسا ہے کہ اگر ہر جگہ عدل

---

* یہ تقریر عیسائیون کی اکثر کتابون مین ہے پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق وغیرہ مین بھی لکھا ہے
مگر جہنم مین جانا نہین لکھا اور اب بھی بعض عیسائی اس سے انکار کرتے ہین مگر یہ انکار عیب چھپانے کے لئے محض زبردستی
ہے کیونکہ دیجائیگے بعد جس مقام پر مسیح گئے وہ عیسائیون کے عقیدے کے موجب بالضرور جہنم ہونا چاہیے کیونکہ وہ تمام جہان
کے گناہ اپنے ذمہ لیکر سزا بھگتنے گئے تھے اور ظاہر ہے کہ گنہگار کی سزا بھگتنے کی جگہ خدا نے جہنم ہی قرار دیا ہے اس لئے
اونہین جہنم مین جانا ضرور ہے اور اگر وہ اس مقام پر نہین گئے جہان گنہگارونکو جانا چاہیے تو عدل قایم نرہا اور کفارہ صحیح نہوا
علاوہ اس کے علماے مسیحیہ کے رو سے کیتھلک جہنم مین جانے کی تصریح کی ہے چنانچہ انکے عقاید جو نیو نسٹنٹ سے شروع مین چھپے ہین
ایکے پرانیوسٹ پری برس کے تمن مین صفحہ ۱۵ مین اسطرح لکھا ہے۔ * I believe in Jesus
* Christ was crucified dead & buried he descended
ترجمہ - ہم عیسی مسیح کے نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ صلیب دئے گئے اور مر گئے اور دفن کئے گئے اور جہنم مین گئے۔ انتہی مختصرا۔

ہی کا ظہور ہوا کرے تو اوسن کی دوسری صفت یعنے غفار ہونا بیکار ہو جائیگا کیونکہ گنہ گار بخشا
نہ گیا اور اس سے گناہون کا فدیہ ضرور ہوا تو غفاریت سے ظہور کا کوئی محل نہ رہا لہذا ضرور ہے
کہ بعض گنہ گار بغیر فدیہ بخشے جائین تاکہ اوس کی دونون صفتین یعنے عادل اور غفور بہم
رہے اس تحقیقی جواب کے علاوہ اس تعلیم الہی پر نظر کرنا چاہیے جسپر عیسائیون کو فخر و
ناز ہے یعنے خدا تعالی نے بمقتضاے عدل توریت مین یہ تعلیم کی تہی کہ ظالم کا پورے طور پر
مقابلہ کیا جاوے اور آنکھہ کے بدلی آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت توڑا جائے بعد ازان
برخلاف اس کے انجیل مین یون ارشاد ہوتا ہے کہ ظالم سے مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے
گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکے طرف پھیر دے (متی باب ۵ درس ۳۹) تمام عیسائی
یہ کہتے ہین کہ اس حکم مین انجیل نے توریت کی تکمیل کی ہے پس یہ حکم باوجود خلاف عدل ہونے
کے کامل ہے تو معلوم ہوا کہ بعض امور باوجود خلاف عدل ہونے کے نہایت عمدہ اور کامل
ہوتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ گنہ گارون کی نجات کو بغیر فدیہ محال کہا جاتا ہے اور اوسی حکم
پر قیاس نہین کیا جاتا جب یہ حکم خداوندی باوجود مخالف عدل ہونے کے کامل و مکمل ٹہرا
تو بغیر فدیہ نجات کا ہونا کسی طرح غیر ممکن نہین ہو سکتا بلکہ یہی طریقہ کامل اور صحیح ٹہر سکتا
ہے جس خدا نے اس تعلیم مخالف عدل کو بندون کے واسطے تجویز کیا اور کامل ٹہرایا اور وہ
بغیر فدیہ نجات کو بھی تجویز کرکے کامل ٹہرا سکتا ہے پھر اس سے سوا ہمارے عیسائی بہائی یہ
خیال نہین کرتے کہ اوس ذات مین رحم اور قہر دونون ہین بعقل ان کے رحم کا تقاضا یہ ہوا
کہ اوسنے اپنے پیارے بیٹے مسیح کو گنہ گارون کے فدیہ کے لئے دنیا مین بھیجا مگر قہر کا تقاضا
یہ تہا کہ اپنے بیٹے کو کفارہ کے لئے ہرگز نہ بھیجتا بلکہ خود گنہ گارون کو عذاب ابدی مین
رکھتا پھر قہر کے منافی خدا تعالی نے یہ فعل کیون کیا اسی طرح بہت سے سرکشون اور نافرمانون
کو اس نے اپنے قہر کی آگ سے تباہ کیا اور عذاب ابدی مین ڈالا حالانکہ اوسکی رحمت
کا اقتضا اس کے برخلاف تہا پھر کیون اوسکی رعایت نہ کی گئی اب اگر ان مقامون پر رحم
کرنے سے قہر کی صفت باطل نہین ہوتی کیونکہ جہان رحم کیا گیا وہ رحم ہی کا محل تہا اور قہر
کے ظہور سے اوسکا رحم نہین جاتا رہا کیونکہ رحم کے اور مواقع ہین اور جہان قہر کیا گیا وہ قہر
ہی کا محل تہا تو اسی طرح گنہ گار کے بخشنے مین عدل باطل نہین ہوتا عدل کے ظہور کے بہت سے
مواقع ہین یہان رحم اور غفاری کے ظہور کا موقع ہے - الغرض عدل قایم رکھنے کے لئے کفارے

کی ضرورت بیان کرنا یا تو محض غلط فہمی ہے یا دھوکا دہی اسکا عمل ہر طرح قایم ہے البتہ کفارہ کی ضرورت بیان کرنے سے اوسکی غفاریت وغیرہ صفات باطل ہوتے ہین اور اگر غور سے دیکھا جائے تو جس عدل کے قایم رکھنے کے لئے کفارہ کی ضرورت بیان کیجاتی ہے وہی قایم نہ رہتا کیونکہ جس طرح عدل کا تقاضا یہ ہے کہ گنہ گار کو سزا دیجائے اسی طرح عدل کا تقاضا یہ بھی ہے کہ جس نے گناہ کیا ہے اوسی کو سزا دیجاوے اور گنہ گار کو چھوڑ کر اوس کے عوض دوسرے کو سزا دینا ہرگز عدل کا مقتضا نہین ہے بلکہ صریح خلاف عدل ہے پس جب عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ گنہ گارون کے عوض خدا کے بیٹے نے گناہون کے سزا پائی تو عدل قایم نرہا - الحاصل اس انوکھے کفارے کی وجہ سے ہر طرح خدا کی ذات مین عیب لگتا ہے پر عیسائیو کیونکر ممکن ہے کہ وہ قدوس نجات کا ایسا طریقہ بتلاوے جس سے اوسکی ذات مین عیب لگے یہ ہرگز نہین ہوسکتا - ان سب باتون کے علاوہ اسمین بھی حیرت ہے کہ آپ حضرت مسیح کو الوہیت اور انسانیت کا مجموعہ کہتے ہین اب نہین معلوم کہ الوہیت مسیح کفارہ ہوی یا انسانیت یا دونون کا مجموعہ اگر الوہیت مسیح کفارہ ہوی تو لازم آتا ہے کہ الوہیت ذلیل وخوار ہوی اور تکلیفین انتہائین اور رسوای وئے گئے اور جہنم مین جاکر تین روز گناہون کی سزا پائی (نعوذ باللہ منہ) مگر ہر عاقل جانتا ہے کہ الوہیت ایسی شی نہین ہے کہ کسی سے قبضہ مین آجاے اور کوئی شی اوس مین اثر کرسکے اوس ذات پاک کی عیوبی ذلت و خواری کو ہرگز گوارہ نہین کرسکتی اگر وہ ذلیل وخوار ہو تو اوسکی عیوبی مین بہہ لگے اوس کی صفت ہمیشہ زندہ رہنا ہے اگر اوسے سولی دیجائے تو یہ صفت اوسکی قایم نہ رہے اور اگر وہ دوسری چیزون سے مغلوب ہوجائے تو اوس کی قدرت اور توانائی اور غلبہ مین فرق آجاے غرض کہ الوہیت سے کفارہ ہونے مین اوس معبود برحق کی بہت سی صفات کا باطل ہونا لازم آئیگا اور اگر الوہیت انسانیت دونون کا مجموعہ کفارہ ہوا تو بھی یہی خرابی لازم آئیگی کیونکہ جب اس مجموعہ مین الوہیت داخل ہے تو جو قباحت الوہیت سے کفارہ ہونے مین لازم آتی ہے وہ لازم آئیگی اور اگر صرف انسانیت مسیح کفارہ ہوی تو بموجب آپ کے عقیدے سے یہ کفارہ کچھ مفید نہین ہوسکتا کیونکہ انسانیت کے جہت سے مسیح حضرت آدم کی ذریت مین داخل ہین اسیوجہ سے انجیل مین بہت جگہ اونہین ابن آدم اور ابن داؤد لکھا ہے اور یہ آپ کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم کے گناہ نے اون کی ذریت مین اثر کیا اور اوسکی وجہ سے ساری ذریت ان کی گنہ گار ٹہری پس جب حضرت مسیح بھی ان کی ذریت مین داخل ہین تو بالضرور اون کو بھی گنہگار